(۲۱) 60382/371

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان شرع عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایل ایل بی کر کے موجودہ آئین پاکستان جو واللہ اعلم اسلامی ہے یا غیر اسلامی کے تحت جج کیلئے اپلائی کرنا اور جج بننا کیسا ہے؟ جبکہ موجودہ عدالتی نظام کے خرابیوں میں کوئی شک نہیں برائے کرم شرعاً کیا حکم ہے وضاحت فرما کر ممنون فرمائیں

مستفتی
حافظ مسعود صاحب
کوئٹہ
0313 8515288
عادل ٹریڈنگ کمپنی شارع اقبال کوئٹہ

دار الافتاء

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

موجودہ عدالتی نظام کے تحت جج بننے کیلئے کوشش کرنے کی گنجائش ہے، کیونکہ مروجہ قانون کی ساری شقیں یا دفعات قران و حدیث سے متصادم یا اس کے خلاف نہیں، البتہ اگر کسی فیصلے میں غیر اسلامی شق نظر آئے تو چونکہ آئین پاکستان کے دیباچہ کے تحت ایسے قانون کو چیلنج کرنے کی گنجائش رکھی گئی ہے، لہذا اپنے توسط سے کسی کے ذریعے اس شق کو تبدیل کروانے کی کوشش کی جاسکتی ہے، یا کوئی عذر پیش کر کے اس مقدمہ کی سماعت کرنے سے معذرت کی جاسکتی ہے، لیکن اگر اس بات کا غالب گمان ہو کہ جج بننے کے بعد ایسی کوئی کوشش مفید ثابت نہیں ہوگی تو پھر ایسی نوکری لینے سے بچنا چاہیے۔

فتح القدير للكمال ابن الهمام (٧/ ٢٦٠)

قال (ولا بأس بالدخول في القضاء لمن يثق بنفسه أن يؤدي فرضه) لأن الصحابة - ﷺ - تقلدوه وكفى بهم قدوة، ولأنه فرض كفاية لكونه أمرا بالمعروف. وحاصل ما هنا أنه إن لم يأمن على نفسه الحيف: أي الجور أو عدم إقامة العدل كره له الدخول كراهة تحريم لأن الغالب الوقوع في محظوره حينئذ وإن أمن أبيح رخصة، والترك هو العزيمة لأنه وإن أمن فالغالب هو خطأ ظن من ظن من نفسه الاعتدال فيظهر منه خلافه فيؤخره عن الاستحباب. هذا إذا لم تنحصر الأهلية فيه، وإن انحصرت صار فرض عين وعليه ضبط نفسه، إلا إن كان السلطان ممن يمكن أن يفصل الخصومات ويتفرغ لذلك

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٥/ ٣٦٧)

(وكره) تحريما (التقلد) أي أخذ القضاء (لمن خاف الحيف) أي الظلم (أو العجز) ..... والله تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح

محمد عبد السنان عفی عنہ

نائب مفتی جامعہ دار العلوم کراچی

۱۲/ رجب/ ۱۴۳۷ھ

۲۰/ اپریل/ ۲۰۱۶ء

عادل

عادل شاہ ترابی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۲/ رجب/ ۱۴۳۷ھ

۲۰/ اپریل/ ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

سید ابراہیم حسینی

۱۲-۷-۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۱۲/۷/۱۴۳۷ھ

الجواب صحیح

۱۲/۷/۱۴۳۷ھ